نیشنل مجلس عاملہ جماعت احمدیہ آسٹریلیا کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ساتھ میٹنگ

اس کے بعد پروگرام کے مطابق ''نیشنل مجلس عاملہ جماعت احمدیہ آسٹریلیا'' کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور نے دعا کروائی۔

بعد ازاں حضور انور نے **جنرل سیکرٹری** صاحب سے جماعتوں کی تعداد اور ان کی طرف سے موصول ہونے والی رپورٹس کی باقاعدگی کے بارہ میں دریافت فرمایا جس پر جنرل سیکرٹری صاحب نے بتایا کہ ہماری جماعتوں کی تعداد دس ہے اور ان جماعتوں سے ہمیں ماہانہ رپورٹس موصول ہوتی ہیں۔

سیکرٹری مال سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کے سالانہ بجٹ، چندہ دہندگان کی تعداد اور کمانے والوں کی تعداد اور ان کی آمد کے معیار کا تفصیل کے ساتھ جائزہ لیا اور فرمایا اچھا معیار ہے سیکرٹری مال نے محنت کی ہے۔

سیکرٹری مال نے بتایا کہ کمانے والے احباب کی تعداد 1249 ہے۔ جس میں سے 941 باشرح چندہ ادا کرتے ہیں اور 308 بے شرح ہیں اور 941 باشرح چندہ ادا کرنے والوں میں سے 874 موصی ہیں۔

سیکرٹری وصایا سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ موصی خواتین کی تعداد کیا ہے۔ جس پر موصوف نے بتایا کہ 874 موصیان میں سے 327 خواتین موصی ہیں۔ جن میں سے چند ایک کمانے والی ہیں اور اپنی انکم پر چندہ ادا کرتی ہیں باقی نہ کمانے والی ہیں وہ سالانہ 180 ڈالر چندہ ادا کرتی ہیں۔ پندرہ ڈالر ہر ماہ کے حساب سے۔

حضور انور نے فرمایا: جو کمانے والے ہیں ان کی پچاس فیصد موصی ہونے چاہئیں۔ آپ کے موصیان کی جو مجموعی تعداد ہے اس میں ایک بڑی تعداد ایسی بھی ہے جو کمانے والی نہیں ہے۔ اس لئے اس پہلو سے جائزہ لے کر اپنا پچاس فیصد ہدف پورا کریں۔ حضور انور نے فرمایا ابھی آپ کمانے والوں میں سے مزید 150 سے زیادہ موصیان بنا سکتے ہیں۔ اتنی گنجائش موجود ہے۔

حضور انور نے فرمایا آپ نے موصیان سے صرف پیسے اکٹھے نہیں کرنے بلکہ ان کی ساتھ ساتھ تربیت بھی ہونی چاہئے۔ چندہ کوئی TAX نہیں ہے موصیان کو نیکی اور تقویٰ کے اعلیٰ معیار پر قائم ہونا چاہئے اور اس طرف زیادہ توجہ ہونی چاہئے اور جو ان کا چندہ ہے وہ خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہونا چاہئے۔

نیشنل سیکرٹری تربیت کو حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ نماز کی طرف توجہ نہیں ہے۔ نماز سینٹر اور مساجد میں بھی کم توجہ ہے۔ آپ کے پانچصد کے قریب مرد موصی احباب ہیں، جن میں 27 آپ کی عاملہ کے ممبرز ہیں۔ پھر انصار، خدام کی عاملہ کے ممبرز ہیں تو اگر یہی ممبران مساجد میں آئیں تو حاضری بڑھ جاتی ہے۔ پھر ہر جماعت کی اپنی عاملہ ہے، خدام اور انصار کی ہر مجلس کی عاملہ ہے اگر یہ سب لوگ اپنے اپنے حلقوں میں، اپنے سینٹرز میں نمازوں کے لئے آئیں تو حاضری بہت بڑھ جائے گی۔ پس سب سے پہلے عہدیداروں کو توجہ کرنی چاہئے اور اپنے نمونے قائم کرنے چاہئیں۔ عہدیداران آنے شروع ہوں تو پھر دوسرے لوگ بھی آئیں گے۔ پس نمازوں میں اپنی حاضری بڑھائیں۔

حضور انور نے فرمایا: پہلے تمام عہدیداران کو نماز کی طرف توجہ دلائیں۔ پھر قرآن کریم کی روزانہ تلاوت کی طرف توجہ دلائیں۔ MTA پر خطبات سننے کی طرف توجہ دلائیں۔ سیکرٹری تربیت کے پاس خطبات سننے والوں کا Data ہونا چاہئے۔

حضور انور نے **فرمایا** : خطبات میں تربیت کے Points ہوتے ہیں جو فعال اور مستعد جماعتیں ہیں وہ ان Points کو نکال کر آگے اپنی تمام مقامی جماعتوں کو سرکلر کرتی ہیں۔ یہاں بھی ایسا کریں۔

حضور انور نے فرمایا: یہاں آسٹریلیا میں رشتے ٹوٹنے شروع ہوئے ہیں۔ کسی نے لڑکے کو گھر سے نکال دیا تو کسی نے لڑکی کو گھر سے نکال دیا۔ اصلاحی کمیٹی بنائی گئی تھی۔ اسے اپنا فعال کردار ادا کرنا چاہئے اور اگر کسی میاں بیوی میں جھگڑا ہو رہا ہے اور ایسے مسائل سامنے آرہے ہیں تو ابتداء میں ہی دونوں کو سمجھا کر معاملہ کو حل کرنے کی کوشش کی جائے۔ بجائے اس کے کہ معاملہ آخر تک پہنچے۔ شروع سے ہی فوری طور پر کارروائی ہونی چاہئے۔ جب انتہاء پر بات چلی جائے تو پھر تو قضاء کا معاملہ ہے۔ اصلاحی کمیٹی کے ہاتھ سے بات نکل جاتی ہے۔ جب لڑکی نے خلع کی درخواست دے دی تو پھر اصلاحی کمیٹی کا کام ختم۔ پھر معاملہ قضاء کے ہاتھ میں ہے۔ اس لئے اصلاحی کمیٹی کو آغاز میں ہی معاملے کو سلجھانے کی طرف توجہ دینی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا: اصلاحی کمیٹی کی ہر مہینے میٹنگ ہونی چاہئے۔ جائزہ لیا کریں کہ کیا کیا مسائل ہیں اور کس طرح بروقت کارروائی کرنی ہے۔ آپ اپنے کام میں Active ہوں۔

حضور انور نے فرمایا تربیت کے پروگرام، Interactive پروگرام ہونے چاہئیں۔ نوجوان لڑکوں کے ساتھ تربیت کے موضوع پر سوال و جواب رکھیں۔ کوئی لڑکا جو بھی سوال کرتا ہے اس کا جواب دیا جائے۔ جیسا بھی سوال ہے اس کا جواب دے کر اس کی تسلی کروائیں۔ اجتماع کے موقع پر ایسا پروگرام رکھا جا سکتا ہے۔ یوکے کے اجتماع میں ایسا پروگرام ہوا تھا۔ جامعہ کے طلباء نے نوجوانوں کے سوالات کے جوابات دیئے تھے۔ جب ان کی زبان میں ان کو صحیح جواب ملتا ہے تو پھر ان کو بات کی سمجھ آتی ہے۔ ایسی ہی ایک مجلس میں جب چندہ کے نظام کے بارہ میں بتایا گیا کہ یہ کہاں کہاں اور کس طرح خرچ ہوتا ہے اور اس کے ذریعہ کون سے کام ہوتے ہیں تو یہ ساری بات سن کر ایک نوجوان اپنے گھر گیا اور چندہ لا کر دیا اور کہا کہ اب مجھے جماعت کے مالی نظام کی سمجھ آئی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: یوکے میں ایک سوالنامہ بنا کر لڑکے اور لڑکیوں کو دیا گیا تھا اور انہیں کہا گیا تھا کہ بغیر اپنا نام لکھے پُر کرکے اور سوالوں کے جواب لکھ کر بھجوائیں۔ چنانچہ اس طرح ایک سروے کرایا گیا تھا۔ سوالات اس قسم کے تھے کہ کس قسم کے رشتے ہونے چاہئیں۔ خاوند سے کیا توقع رکھتی ہیں، اسی طرح خاوند بیوی سے کیا توقع رکھتے ہیں۔ ماحول کا اثر خاوندوں پر کیا ہے اور لڑکیوں پر کیا ہے۔ دونوں کے ماں باپ کا رویہ کیسا ہونا چاہئے۔ ماں باپ کس طرح رشتہ پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ

حضور انور نے فرمایا: تو اس سروے کے نتیجہ میں جو جواب آئے تھے تو اس سے مجھے کافی معلومات ملی تھیں۔ مجھے دو تین جلسوں، اجتماعوں پر تقاریر کے لئے اپنے موضوع بنانے میں آسانی ہوگئی تھی۔ تو میں نے ان تمام مسائل کا ذکر کرکے ان کا حل بیان کردیا تھا۔

حضور انور نے **فرمایا:** یہ انفارمیشن، یہ معلومات مجھے ہر جگہ سے آنی چاہئیں۔ حضور انور نے فرمایا آزادی کے نام پر سوال اٹھتے ہیں۔ جب ان کو سختی سے دباتے ہیں تو پھر پرابلم پیدا ہوتا ہے۔ حکمت کے ساتھ، پیار و محبت کے ساتھ اسلام کی تعلیم بیان کرکے ان کو سمجھانا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا: میلبورن سے ایک فیملی مجھے ملنے کے لئے آئی پتہ لگا کہ مرد جماعتی پروگراموں میں نہیں آتا۔ بیوی اور بچے آتے ہیں مجھے اس کے چہرہ سے لگا، میں نے کہا کسی عہدیدار سے تکلیف پہنچی ہے تو رونے لگ گیا اور جذباتی ہوگیا۔ میں نے اس کو سمجھایا۔

لیکن عہدیداروں کے رویے اچھے ہونے چاہئیں۔ اپنے عہدیداران کو پکڑیں۔ بعض ان کے رویہ کی وجہ سے پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔ اپنی ذاتی اناؤں اور رنجشوں کو ختم کریں۔ خدا تعالیٰ خدمت کا موقع دے رہا ہے اس کو ایک فضل الٰہی جانیں۔

مجالس شوریٰ اور جماعتی انتخابات سے قبل میں نے خطبہ جمعہ دیا تھا۔ وہ سب عہدیدار سنیں۔ یوکے کی شوریٰ کے موقع پر میں نے جو خطاب کیا تھا وہ بھی سب عہدیدار سنیں۔

حضور انور نے **فرمایا:** مجھے چوہدری ظہور باجوہ صاحب نے بتایا کہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب ناظر اصلاح و ارشاد تھے تو اس وقت جب مکرم ظہور احمد باجوہ صاحب مرحوم نائب ناظر اصلاح و ارشاد لگے تو حضرت مرزا شریف احمد صاحب نے انہیں سمجھایا کہ آپ نائب ناظر لگے ہیں۔ یہ بات ہمیشہ یاد رکھیں کہ کسی کو احمدیت میں شامل کرنا بڑا مشکل کام ہے۔ لیکن دوڑانا بڑا آسان کام ہے۔

پس عہدیداران کو اپنے رویے بدلنے چاہئیں اور ہر ایک کے ساتھ محبت و پیار سے پیش آئیں۔

حضور انور نے **فرمایا تمام جماعتوں کے سیکرٹریان تربیت کا ریفریشر کورس کریں تاکہ ان سب کی ٹریننگ ہو۔** انہیں معلوم ہو کہ کس طرح کام کرنا ہے اور ہر ایک کو ساتھ لے کر چلنا ہے۔ کس طرح حکمت کے ساتھ تربیت کرکے اپنے ساتھ ملانا ہے اور جو پیچھے ہٹے ہوئے ہیں ان کو کس طرح قریب کرنا ہے۔

حضور انور نے **فرمایا:** ملاقاتوں کے دوران پانچ کیسز میرے سامنے آگئے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا: جو بھی کسی کا کوئی بھی معاملہ ہو، کسی دوسرے کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ اس کو بدنام کرے۔ اگر حقیقت بھی ہو تو تب بھی بدنام نہیں کرنا۔ پردہ پوشی کرنی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: لگتا ہے ہیومینیٹی فرسٹ نظام پر زیادہ اثر انداز ہو رہی ہے۔ خدام اور انصار اپنی اپنی چیریٹی واک آرگنائز کریں اور ان کا اپنا نام استعمال ہو۔ ان کا اپنا تشخص سامنے آئے۔ باقی جو فنڈز تقسیم ہوں اس میں سے ہیومینیٹی فرسٹ کو بھی بیشک دیں اور دوسری لوکل چیریٹیز کو بھی دیں۔ جب چیک دیئے جانے کی تقریب آرگنائز کریں تو پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کو بھی بلائیں تاکہ ایک تو جماعت کا تعارف ہو اور دوسرے غیروں کو پتہ چلے کہ اسلام کتنا خوبصورت مذہب ہے جو بغیر تفریق رنگ و نسل اور مذہب ہر ایک کی بھلائی کی تعلیم دیتا ہے اور ہر ایک کی مدد کرتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اس طرح کے مختلف پروگرام آرگنائز کریں۔ چیریٹی واک کے علاوہ بلڈ ڈونیشن اور درخت لگانے کا پروگرام ہے سال کے شروع میں کونسل وغیرہ سے مل کر علاقہ کی صفائی، وقار عمل کا پروگرام ہے۔ ایسے پروگراموں میں میڈیا کو Involve کریں اور بار بار سامنے آئیں تو جماعت کا زیادہ تعارف ہوگا۔ جس کام سے نیکی پھیل رہی ہو اور اسلام کا حسن ظاہر ہو رہا ہے اس کی تشہیر ضروری ہے۔

حضور انور نے شعبہ اشاعت کو ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ کتابوں کی قیمتیں کم رکھیں کم منافع لیا کریں۔ اس طرح آپ کی کتب زیادہ تعداد میں فروخت ہوں گی۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے

ابتدا میں ربوہ کے دکانداروں کو ہدایت کی تھی کہ منافع کم لیا کریں۔ اس سے ایک تو آپ کی اشیاء زیادہ فروخت ہوں گی اور آمد بھی اچھی ہو جائے گی۔ دوسرے باہر سے اشیاء اور سامان وغیرہ ربوہ میں آتا رہے گا۔ لیکن اب تو زیادہ منافع لینا شروع کر دیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا شعبہ اشاعت کا کام پیسے کمانا نہیں ہے بلکہ ان کی پراگرس اور کامیابی یہ ہے کہ اتنا لٹریچر ہم نے فروخت کر دیا ہے اتنی بڑی تعداد میں کتب لوگوں نے خرید لی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: قرآن کریم کی فروخت بھی زیادہ ہونی چاہئے۔ اگر وہاں لندن سے آپ کو قرآن کریم یہاں پہنچنے کے بعد زیادہ مہنگا پڑ رہا ہے تو سارا جائزہ لکھ کر مجھے بھجوائیں تو پھر اس بارہ میں ہدایت دوں گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے پہلے سے ہدایت دی ہوئی ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی کتاب Revelation اپنے سٹاک سے نکالیں اور اس کو تقسیم کریں، اس کا کاغذ پیلا پڑ رہا ہے۔

حضور انور نے فرمایا قادیان سے جو بھی نئی کتب شائع **ہو رہی ہیں وہ ساتھ کے ساتھ منگواتے رہا کریں۔ انوار العلوم کی اب مزید جلدیں شائع ہو چکی ہیں وہ بھی منگوائیں۔**

کتب کے تراجم کے بارہ میں ہدایت دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا: یہاں اپنی ایک ٹیم بنائیں جو تراجم کا کام کرے۔ انہیں انگریزی زبان میں اعلیٰ مہارت ہو اور ساتھ اردو بھی آتی ہو۔ یا کسی بڑے کو ساتھ لگائیں جو اردو جانتا ہو اور دوسرے پھر ساتھ ترجمہ کریں۔

لیف لیٹس کی تیاری کے بارہ میں حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا آجکل دنیا کو مذہب میں دلچسپی نہیں رہی۔ جس کو خدا پر یقین نہیں ہے وہ مذہب کو کیا کرے گا۔ اس لئے یہ ضروری ہے کہ ایسے لوگوں کو پہلے خدا پر یقین دلائیں۔ لوگوں کے ذہنوں میں یہ ہے کہ مذہب فتنہ، فساد پھیلاتا ہے۔ اس لئے اس پر لیف لیٹ بننا چاہئے تا کہ لوگوں کے ذہن صاف ہوں۔

حضور انور نے فرمایا پمفلٹ وغیرہ تیار کرنے سے **پہلے پلان کریں اور ایک سروے کریں کہ لوگوں کی دلچسپی کس میں ہے؟** کسی ایک علاقہ کا انتخاب کر کے پتہ لگائیں یہاں کتنے دہریہ ہیں جو خدا کے ہی قائل نہیں اور کتنے فیصد ایسے ہیں جو مذہب کو پسند کرتے ہیں۔ عیسائیت میں دلچسپی کتنے لوگوں کو ہے، کتنے اسلام کے خلاف ہیں۔ کتنے ہیں جو اسلام کو دہشت گردوں کا مذہب سمجھتے ہیں۔ پہلے یہ ساری ریسرچ کریں اور پہلے لوگوں کا مزاج دیکھیں۔ اس کے بعد پھر ان کی ضرورت اور مزاج کے مطابق لیف لیٹس اور پمفلٹ تیار کر کے شائع کریں۔

حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا خدام اور لجنہ کی علیحدہ علیحدہ ٹیم بنائیں۔ احمدیت کے خلاف جو مختلف ویب سائٹس ہیں یہ ٹیمیں ان ویب سائٹس کو صحیح تعلیم سے بھر دیں۔ اتنا بھر دیں کہ جہاں بھی کوئی ان ویب سائٹس پر جائے تو جہاں اس کو احمدیت کے خلاف مواد نظر آئے وہاں ہی احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی سچی تعلیم بھی نظر آئے۔ وہیں اس کو مخالفانہ پراپیگنڈہ کا جواب بھی ملے۔

اس سوال کے جواب میں کہ بعض مہمان اس بات کا اظہار کرتے ہیں کہ کسی تقریب یا Reception میں جہاں غیر از جماعت مدعو ہوتے ہیں۔ **وہاں ہماری خواتین ان مہمانوں کے ساتھ نہیں ہوتیں۔**

حضور انور نے فرمایا ایک تو یہ ہے کہ آنے والے مہمانوں کو ہماری روایات کا پتہ ہونا چاہئے۔ آخر انہی کو بلایا جاتا ہے جن سے پہلے سے ہی رابطہ اور تعلق ہوتا ہے تو ان کو بتا دینا چاہئے۔

دوسرا یہ ہے کہ جو خواتین مہمان لے کر آتی ہیں ان کے لئے ہال کے پچھلے حصہ میں ایک کونے میں جگہ مخصوص کر کے انتظام ہو وہاں وہ اپنے پورے ڈھکے ہوئے لباس کے ساتھ، اپنے مہمانوں کے ساتھ بیٹھ سکتی ہیں۔ لیکن کھانا کھانے کے لئے علیحدہ پردہ میں جگہ ہوگی وہاں جا کر کھانا کھائیں گی۔ پس فنکشن کی حد تک تو ٹھیک ہے کہ ایک کونہ میں بیٹھیں باقی نہ گپیں مارنے کی اجازت ہے اور نہ وہاں بیٹھ کر کھانا کھانے کی اجازت ہے۔ کھانے کے لئے پردہ کے ساتھ علیحدہ جگہ ہوگی۔

نیشنل سیکرٹری صاحب امور عامہ سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ کے کیا کام ہیں۔ اس پر موصوف نے بتایا کہ تین کام ہیں پہلا یہ کہ جماعت کے لوگوں کی فلاح و بہبود ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ یہی اصل کام ہے۔ پھر موصوف نے عرض کیا جھگڑوں، تنازعات کو حل کرنا اور تیسرا کام حفاظتی پہلو سے تعلق رکھتا ہے۔

سیکرٹری تربیت نے بتایا کہ اس وقت آٹھ تنازعات ہیں جو امور عامہ کے پاس ہیں۔ ایک یعنی دین کا معاملہ ہے باقی میاں بیوی کے گھریلو معاملات ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا تربیت کا شعبہ فعال ہو جائے تو سب معاملات بھی ٹھیک ہو جائیں گے۔

حضور انور نے فرمایا: ہر ایک کو یہ Realise کروانا ضروری ہے کہ ہم احمدی کیوں ہیں اور ہماری کیا ذمہ داریاں ہیں۔ دوسروں کے سامنے ہمارا کردار کیسا ہونا چاہئے۔ یہ نہ ہو کہ ہم اس معاشرہ کی آزادی میں ہی گم نہ ہو جائیں۔

نیشنل سیکرٹری وقف نو نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ہمارے واقفین نو کی مجموعی تعداد 442 ہے۔ جن میں سے لڑکوں کی تعداد 277 اور لڑکیوں کی تعداد 165 ہے۔

پندرہ سال سے زائد عمر کے واقفین نو کی تعداد 174 ہے۔ جن میں سے 171 نے اپنے وقف کی تجدید کر دی ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جن تین نے وقف کی تجدید نہیں کی ان کے نام بھیجیں تا کہ ان کو فارغ کریں۔

نیشنل سیکرٹری تعلیم کو ہدایت دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ خدام الاحمدیہ سے مل کر احمدیہ سٹوڈنٹ ایسوسی ایشن کو آرگنائز کریں۔ یہ ایسوسی ایشن یونیورسٹیز میں بنی چاہئے اور مہتمم امور طلباء کے تحت خدام الاحمدیہ اس کو سنبھال سکتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: آپ کے جو 332 طلباء سیکنڈری ایجوکیشن مکمل کر رہے ہیں ان کے لئے کونسلنگ (Councelling) کا انتظام کریں کہ انہوں نے آگے کیا کرنا ہے اور کون کون سی لائن اختیار کرنی ہے۔ آپ اپنے طلباء کو آرگنائز کریں اور ایک نظام کے تحت یہ مختلف فیلڈز میں جائیں اور ہر مرحلہ پر ان کی راہنمائی ہو۔

نیشنل سیکرٹری جائیداد کو حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ **ایک کمیٹی بنائیں جو اس بات کا جائزہ لے کہ کیا بعض علاقوں میں ایسی زمین مل سکتی ہے جہاں فارمنگ ہو سکتی ہو اور جہاں پانی بھی میسر ہو اور (100) سو ایکڑ پر ایک فیملی آ کر اس کو آباد کرے۔** بعض بارش کے علاقے ہیں، دریاؤں کے ساتھ کے علاقے ہیں یہاں جائزہ لینا چاہئے کہ زمینیں مل سکتی ہیں اور پانی استعمال کرنے کی اجازت ہے یا نہیں۔

سیکرٹری جائیداد، سیکرٹری صنعت و تجارت اور بعض ٹیکنیکل آدمی شامل کر کے ایک کمیٹی بنائیں جو ان تمام امور کا جائزہ لے اور پھر پورا پلان بنا کر بھجوائے۔ نیز کمیٹی اس بات کا بھی جائزہ لے کہ ملکی قوانین اور امیگریشن لاء کے مطابق کیا باہر سے افراد آ کر یہاں فارمنگ کر سکتے ہیں۔ کیا قواعد و ضوابط ہیں، کیا شرائط ہیں اور ویزا وغیرہ مل جاتا ہے۔

حضور انور کی خدمت میں یہ عرض کیا گیا کہ سڈنی میں ہماری چار جماعتیں ہیں اور ہمیں اب دوسری مسجد کی تعمیر کی ضرورت ہے اس پر حضور انور نے فرمایا سڈنی میں دوسری مسجد بنا لیں۔ زیادہ بڑی نہ بنائیں اور اپنی مجلس عاملہ میں رکھ کر فیصلہ کریں۔

حضور انور کی خدمت میں یہ تجویز پیش کی گئی کہ آسٹریلیا میں بھی جامعہ کا قیام کیا جائے اور ساؤتھ پیسفک ممالک سے بھی طلباء یہاں آئیں۔ اس تجویز پر حضور انور نے فرمایا سارا جائزہ لے کر ایک Feasibilty رپورٹ تیار کر کے بھجوائیں۔

یہ بھی دیکھیں کہ کتنے واقفین نو طلباء ہیں جو جامعہ میں جانا چاہتے ہیں۔ ہر سال کتنے داخل ہوں گے دو تین ہوں تو یہ چیز Feasible نہیں ہے۔ پھر جامعہ کے لئے عمارت کی ضرورت ہوگی۔ ہوسٹل کی ضرورت ہوگی۔ سالانہ بجٹ ہوگا، اخراجات ہوں گے، پھر اساتذہ مہیا کرنے ہوں گے۔ کیا اساتذہ کو ویزے مل جائیں گے؟ پھر اساتذہ کی رہائش کے لئے جگہ مہیا کرنی ہوگی۔ پھر یہ بھی جائزہ لیں کہ کیا ملکی قوانین اس بات کی اجازت دیتے ہیں کہ پرائیویٹ طور پر کسی مذہبی ادارہ کا قیام کیا جا سکتا ہے۔ اس کے لئے کیا قوانین ہیں اور شرائط ہیں۔ پھر یہ بھی جائزہ لینا ہوگا کہ کیا پیسیفک ممالک سے یہاں آنے والے طلباء کو ویزے مل جائیں گے اور یہاں لمبا قیام کر سکیں گے۔

حضور انور نے فرمایا ان سب امور کا گہرائی میں جا کر جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔ ایک مکمل Compre-hensive Feasibilty Report تیار کر کے بھجوائیں۔

نیشنل مجلس عاملہ آسٹریلیا کی حضور انور کے ساتھ یہ میٹنگ آٹھ بجکر پچاس منٹ پر ختم ہوئی۔ میٹنگ کے آخر پر حضور انور نے ازراہ شفقت عاملہ کے تمام ممبران کو قلم عطا فرمائے اور عاملہ کے ممبران نے حضور انور کے ساتھ گروپ فوٹو بنوانے کی سعادت بھی پائی۔

بعد ازاں نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد بیت الہدیٰ میں نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔